روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ — سوموار ۱۰ - صفر ۱۴۱۳ ھ، ۱۰ - ظہور ۱۳۷۱ ہش، ۱۰ - اگست ۱۹۹۲ء — نمبر ۱۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی درخواست دعا

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب فرماتے ہیں:

عزیزم عباس احمد خان صاحب کی بیماری کے بارہ میں عرض کر کے دعا کی درخواست کر چکا ہوں۔ اب لندن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انجو گرافی کے بعد معلوم ہوا ہے کہ دل کی ۵ شریانیں بند ہیں اور مورخہ ۱۰۔ اگست کو ان کا بائی پاس آپریشن ہوگا۔

احباب جماعت کامیاب آپریشن اور عزیزم کی کامل شفایابی کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

اسی طرح عزیزم مرزا داؤد احمد صاحب بھی بعارضہ قلب سی۔ ایم۔ ایچ ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں۔ اور ابھی تک ان کے مرض میں افاقہ کی صورت سامنے نہیں آئی۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحتیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ کی اڑھائی سالہ بچی عزیزہ رضوانہ ملک سر میں چوٹ لگ جانے کی وجہ سے علیل ہے۔ سر میں ٹانکے لگے ہیں۔ احباب سے عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جو احمدی دوست صحافت سے منسلک ہیں چاہے وہ کسی اخبار / رسالہ سے تعلق رکھتے ہوں یا فری لانسر ہوں ان سے گذارش ہے کہ مدیر الفضل سے رابطہ پیدا کریں۔ ادارہ الفضل ایسے تمام حضرات کا ممنون ہوگا۔

(ادارہ)

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے عطیات دیں

صدقات بلاؤں کو ٹالتے ہیں اور مصائب سے نجات دلاتے ہیں۔ صدقات دیتے ہوئے فضل عمر ہسپتال کے نادار اور مستحق مریضوں کا خیال رکھیں۔

فضل عمر ہسپتال سے ہر سال ہزاروں مریض صدقات کے ذریعے علاج کرواتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو بچہ مر جاتا ہے وہ فرط ہے۔ انسان کو عاقبت کے لئے بھی کچھ ذخیرہ چاہیئے۔ میں لوگوں کی خواہش اولاد پر تعجب کیا کرتا ہوں۔ کون جانتا ہے اولاد کیسی ہوگی۔ اگر صالح ہو تو انسان کو دنیا میں کچھ فائدہ دے سکتی ہے۔ اور پھر مستجاب الدعوات ہو تو عاقبت میں بھی فائدہ دے سکتی ہے۔ اکثر لوگ تو سوچتے ہی نہیں کہ ان کو اولاد کی خواہش کیوں ہے اور جو سوچتے ہیں وہ اپنی خواہش کو یہاں تک محدود رکھتے ہیں کہ ہمارے مال و دولت کا وارث ہو اور دنیا میں بڑا آدمی بن جائے۔ اولاد کی خواہش صرف اس نیت سے درست ہو سکتی ہے کہ کوئی ولدِ صالح پیدا ہو جو بندگانِ خدا میں سے ہو لیکن جو لوگ آپ ہی دنیا میں غرق ہوں وہ ایسی نیت کہاں سے پیدا کر سکتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ خدا کا فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ نیت صحیح پیدا کرنی چاہیئے؛ ورنہ اولاد ہی عبث ہے۔ دنیا میں ایک بے معنی رسم چلی آتی ہے کہ لوگ اولاد مانگتے ہیں اور پھر اولاد سے دکھ اٹھاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۹۵)

اپنے ماتحتوں کے تقویٰ کا معیار بڑھانے کی فکر کرنی چاہیئے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آج میں ... امیروں کو اور دیگر عہدیداران کو صدران مجالس ہوں یا دیگر عہدیداران ہوں ان کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس دعا ... کو اپنے ساتھ چمٹا لیں اور وہ ہے کہ ... اے خدا ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ یہ دعا کرتے ہوئے جب وہ اس دعا پر غور کریں گے تو اس کے نتیجے میں نئے نئے مضامین ان کو سجھائی دیں گے اور وہ مضامین ان کے کام آسان کر دیں گے۔ خاص طور پر اس مضمون کو پیش نظر رکھیں کہ اگر کوئی امیر ہے یا صدر ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے دوسرا عہدیدار ہے اس کا کام تب اچھا ہوگا اگر وہ متقیوں کا امام بننے کی دعا بھی کرے گا اور کوشش بھی کریگا اور اپنے ماتحتوں کا تقویٰ کا معیار بڑھانے کی کوشش کریگا۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ منتظمین یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اگر حسن انتظام سے آراستہ ہوں۔ یعنی ہم میں یہ صلاحیت ہو کہ ہم اچھا انتظام چلا سکیں تو یہی کافی ہے حالانکہ یہ ہرگز کافی نہیں۔ حسن انتظام اپنی ایک اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن وہ مہرے جن کو اس نے چلانا ہے۔ وہ مادہ جس سے اس نے کام لینا ہے اس کی اپنی صفات ہیں۔ اپنی خصلتیں ہیں جن کے اچھے ہونے کے نتیجے میں حسن انتظام بہتر پھل لائے گا اور جن کے کمزور ہونے کے نتیجے میں حسن انتظام کو بھی اسی طرح کمزور اور ناقص پھل لگیں گے۔

ہماری جماعت کا کارکن وہ مادہ ہے جس کا معیار بڑھانا ضروری ہے۔ اگر اس مادے کو تقویٰ نصیب ہو تو اس کے اندر نئی صفات ابھریں گی۔ نئی خصوصیات پیدا ہوں گی۔ اور ایک اچھا منتظم ایسے مادے سے بہت بڑے بڑے کام لے سکتا ہے۔ اگر تقویٰ کا معیار گرا ہوا ہو تو یہ ایک بوسیدہ اور بیکار مادہ ہوگا جس کے نتیجے میں اچھے سے اچھا حسن انتظام بھی اس پر اچھا عمل نہیں دکھا سکتا اور اچھا نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ جو بوسیدہ چیز ہے اس کو کہاں تک آپ سنبھال سکتے ہیں۔ جو شکل بھی دیں گے وہ شکل عارضی ثابت ہوگی اور رخنوں والی ہوگی۔ اس لئے میٹریل یعنی مادے کا اچھا ہونا بہت ضروری ہے اور یہ دعا ہمیں یہ بات سکھاتی ہے کہ دینی انتظامات میں۔ دینی معاملات میں ہر امیر، ہر صاحب عمل کو اپنے ماتحتوں کے تقویٰ کا معیار بڑھانے کی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش ۱۰۔ اگست ۱۹۹۲ء

سایہ دار اور پھل دار

انسان اور درخت کی آپس میں بڑی مشابہت پائی جاتی ہے۔ درخت بھی آہستہ آہستہ اُگتا اور بڑھتا ہے اور انسان بھی آہستہ آہستہ پل پوس کر بڑا ہوتا ہے۔ درخت بھی اگرچہ اپنے وجود میں اکیلا ہوتا ہے لیکن دوسرے درختوں کی موجودگی میں زیادہ بہتر لگتا ہے اور زیادہ درخت اکٹھے ہوں تو باغ بن جاتے ہیں اور خوشنمائی میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح انسان بھی اگرچہ اپنی ذات میں تو اکیلا اور تنہا ہی ہے لیکن معاشرہ میں رہتا ہے۔ اور اس کا حُسن بھی معاشرے ہی میں نکھرتا ہے۔ انسان اکیلا ہو تو اکیلا اور اکٹھے ہوں تو معاشرہ۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ اکیلے پن میں اپنا ایک حُسن ہے اور اکٹھے ہونے میں بھی اپنا حُسن ہے۔

اس کے علاوہ یہ مشابہت بھی ہے۔ کہ درخت سایہ دار بھی ہو سکتا ہے اور سایہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ وہ پھل دار بھی ہو سکتا ہے۔ ہے تو دونوں طرح مفید لیکن اگر یہ دونوں صفات ہوں تو نورٌ علیٰ نور۔ سایہ بھی ملا اور پھل بھی حاصل ہوا۔ اسی طرح انسان بھی سایہ دار ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پھل دار بھی۔ سایہ دار تو ہر انسان ہے۔ اپنی بیوی بچوں کے لئے سایہ ہے۔ اور لوگ اکثر دعا دیتے ہیں کہ اس شخص کا سایہ بیوی بچوں کے سر پر قائم رہے۔ چاہے وہ کیسا بھی ہو۔ عادت اور طبیعت کے لحاظ سے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت ہی ایسی بنائی ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کے لئے سایہ ہوتا ہے۔ بیوی بچے بھی اس کی طرف اسی زاویہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن سایہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ وہ پھل دار بھی ہو سکتا ہے۔ گھر والوں کیلئے تو پھل دار ہوتا ہی ہے۔ ان کے نان نفقہ کا ذمہ دار ہے اور یہ پھل ہے جو وہ انہیں دیتا ہے۔ لیکن دوسروں کے لئے بھی پھل دار ہو سکتا ہے۔ انہیں اپنے وقت سے فائدہ پہنچائے۔ یا اپنے مال و دولت سے۔ بہر حال فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

اگر وہ سایہ دار بھی ہو اور پھل دار بھی تو سارا ماحول اس کی عزت بھی کرے گا اور اس کی قدر بھی۔ اس کے لئے دست بدعا ہی رہے گا۔ اور اس کے قریب رہنے کی کوشش کرے گا۔ تاکہ اس سے استفادہ کرے۔ یہ بات دونوں کے لئے راحت کا باعث ہوگی۔

ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کو سایہ دار بھی ہونا چاہیئے اور پھل دار بھی۔ گھر والوں کو بھی سایہ ملے اور پھل بھی۔ اور معاشرہ بھی سایہ سے لُطف اندوز ہو اور پھلوں سے بھی۔

ساون ہے تو ہوگا یہ کسی اَور کا ساون
بے بُوند سیہ پوش گھٹاؤں کو کروں کیا
غافل ہے اگر کوئی مری تشنہ لبی سے
بادہ جو نہ برسے تو صُراحی کو بھروں کیا

ابوالاقبال

تجھے جو گلشنِ عہدِ بہار کہتے ہیں
ہمیں بھی لوگ ترا جاں نثار کہتے ہیں

نہ اور بات ہے، ان کو نہ اعتبار آئے
جو بات کہتے ہیں ہم ایک بار کہتے ہیں

وہ پی چکا ہوں کہ اب تک سرور ہے باقی
مَیں کیا بتاؤں کہ کس کو خمار کہتے ہیں

ترے فراق میں سب سے بڑی مصیبت ہے
وہ مرحلہ کہ جسے انتظار کہتے ہیں

ہماری محفلِ رونق کی جس سے رونق تھی
وہ بجھ گیا ہے چراغِ مزار کہتے ہیں

بساطِ ناز پہ سب کچھ نہیں جو کھو دیتا
ہم اہلِ شوق اسے بد قمار کہتے ہیں

شبِ فراق کی آہیں اسے مبارک ہوں
ہوا ہے مصلحؔ بھی سینہ فگار کہتے ہیں

مصلح الدین احمد راجیکی

والدین واقفینِ نَو سچ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوں

حضور پر نور نے فرمایا:

"ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے۔ بچپن سے ہی اسکو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہیئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہیئے، جس طرح RADIATION کسی چیز میں سرایت کرتی ہے۔ اس طرح پرورش کرنے والی باپ کی بانہوں میں سچائی اس بچہ کے دل میں ڈوبنی چاہیئے، اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے سچا ہونا پڑے گا..... ان بچوں کی خاطر ان کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی اور پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز اپنانا ہوگا اور احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے۔ کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے اور اس مقدس امانت کے کچھ تقاضے ہیں جن کو بہر حال آپ نے پورا کرنا ہے اس لئے ایسے گھروں کے ماحول سچائی کے لحاظ سے نہایت صاف ستھرے اور پاکیزہ ہو جانے چاہئیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

خود نگہ کُن آں یکے زندانی است
واں دِگر داروغۂ سلطانی است

تو آپ غور کرے کہ ایک شخص تو قیدی ہے اور دوسرا شخص شاہی داروغہ جیل ہے

گرچہ در یکجاست ہر دو را قرار
لیک فرقے ہست دُوری آشکار

اگرچہ ان دونوں کی رہائش ایک ہی جگہ ہے۔ لیکن دونوں کا فرق ظاہر ہے

کارِ پاکاں بر بداں کردن قیاس
کارِ ناپاکاں بوَد اے بدحواس

پاکوں کی باتوں کا بروں پر قیاس کرنا اے بدحواس یہ ناپاکوں کا کام ہے۔

ان اشعار میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ انسان اور انسان میں فرق ظاہر کرنے کے لئے یعنی نیک اور بد میں فرق ظاہر کرنے کیلئے فرماتے ہیں کہ اگر جیل خانے پر نظر دوڑائی جائے تو وہاں دو قسم کے لوگ نظر آتے ہیں۔ ایک وہ جو جیل خانے میں قیدی ہے اور سزا بھگت رہا ہے۔ اور دوسرا ایک اور شخص جو اس جیل خانہ کا افسر ہے اور حکومت کی طرف سے مقرر کردہ داروغہ ہے۔ ان دونوں میں کتنا فرق ہے۔ اگرچہ بظاہر دونوں انسان ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ دونوں انسان ہیں۔ بلکہ جیسا کہ دوسرے شعر میں حضور فرماتے ہیں کہ دونوں کی رہائش بھی ایک ہی جگہ ہے۔ یعنی دونوں جیل خانہ کے احاطے ہی میں رہتے ہیں۔ ایک جیل کی کوٹھڑی میں رہتا ہے اور ایک جیل کی کوٹھی میں رہتا ہے۔ اسکے لئے ایک خاصا بڑا آرام دہ مکان ہے۔ لیکن ہیں تو بہرحال ایک ہی احاطہ میں لیکن اسکے باوجود ان دونوں میں بہت فرق ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ اس طرح اگر انسان نیک اور بد میں فرق نہ کرے اور نیک لوگوں کے متعلق سمجھے کہ وہ بھی بدوں کی طرح ہیں۔ یہ کام ایسے لوگوں کا ہے جو خود ناپاک ہیں۔ صرف ناپاک، پاک اور ناپاک لوگوں میں فرق نہیں کرتے۔ وہ دونوں کو ایک جیسا دیکھتے ہیں۔ اور دونوں کے متعلق ایک جیسے خیالات رکھتے ہیں حالانکہ ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ بالکل ایسا ہی فرق جیسا کہ ایک شخص میں جو جیل خانے میں سزا کے طور پر قید کاٹ رہا ہے اور دوسرا جو حکومت کی طرف سے اس پر افسر مقرر ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ نہایت ضروری ہے کہ ظاہر سے دھوکا نہ کھایا جائے۔ پاک اور ناپاک کو ایک جیسا نہ سمجھا جائے۔ پاک کی زندگی بالکل مختلف ہے اور ناپاک کی اس سے مختلف، اور اگر ان دونوں میں فرق نہ کیا جائے تو یہ اپنے ناپاک ہونے کی واضح دلیل ہے۔

پس ہم سب کا فرض ہے کہ ہم ان دو قسم کے لوگوں میں فرق کریں۔ ان کو پہچانیں۔ نیکوں کی جو قدر کرنی چاہیئے وہ کریں۔ اور ناپاکوں کو جسطرح پاک بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وہ بھی ان کے لئے صرف کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان لوگوں میں شامل ہوں جو پاک ہیں۔ اور نیک ہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

وفات یافتہ بزرگوں کو تحریک جدید میں شامل کریں

اگر آپ اپنے وفات یافتہ بزرگوں کے احسانات کا بدلہ چکانا چاہتے ہیں اور ثواب دارین حاصل کرنے کے متمنی ہیں تو اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید ادا کرنے کا اہتمام فرما کر اس صدقہ جاریہ میں ان کو شریک کریں۔ یہ آپکی احسان شناسی ہوگی۔ اس میں ہر دفتر کے بزرگوں کو شامل کیا جاسکتا ہے صرف دفتر اول کی تخصیص پر حصر نہ کیا جائے۔ (وکالت مال اول)

ارشادات حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

تزکیہ نفس کے حصول کا ایک اور طریقہ

یہ ہے کہ بعض لوگ بعض گناہوں کو بہت بڑا قرار دے لیتے ہیں اور بعض کو چھوٹا قرار دے لیتے ہیں کہ ان سے بچنے کی زیادہ احتیاط نہیں کرتے۔ حالانکہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی گناہ بڑا چھوٹا نہیں ہوتا۔

چھوٹا وہ گناہ ہے جس کا خیال آئے کہ انسان کرے نہیں۔ اور جو کرے وہ بڑا۔ ان کے متعلق لوگوں نے صغیرہ کبیرہ کی اصطلاحیں خود بخود گھڑ لی ہیں۔ قرآن کریم نے ان معنوں میں ان کا ذکر نہیں کیا۔ اس لئے کسی گناہ کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیئے کیونکہ چھوٹا سمجھ کر انسان اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ کہتے ہیں ایک شخص جو اپنے آپ کو بڑا بہادر سمجھتا تھا۔ گودنے والے کے پاس گیا اور جاکر کہا میرے بازو پر شیر کی تصویر گود دو۔ جب وہ گودنے لگا۔ اور اسے درد ہوا تو اس نے پوچھا کیا بنا رہے ہو۔ اس نے کہا شیر کا دایاں کان بنا رہا ہوں وہ کہنے لگا اگر کان نہ بنایا جائے تو شیر رہتا ہے یا نہیں۔ گودنے والے نے کہا۔ رہتا ہے۔ اس نے کہا اچھا اسے جانے دو۔ آگے چلو۔ پھر جب وہ گودنے لگا تو اس نے پوچھا اب کیا بنانے لگے ہو۔ اس نے کہا بایاں کان تو یہ کہنے لگا کہ اگر یہ نہ ہو تو شیر شیر نہیں رہتا۔ اس نے کہا۔ رہتا تو ہے۔ کہنے لگا پھر اسے بھی جانے دو۔ آگے گودو۔ غرض اسی طرح ہر دفعہ وہ کہتا گیا۔ حتیٰ کہ گودنے والے نے کہہ دیا کہ اب تو شیر کا کچھ بھی نہیں رہ گیا۔ پس آپ جائیے۔ یہی حال بعض لوگوں کے اعمال کا ہوتا ہے۔ وہ ہر ایک بات کو معمولی کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں جس سے پیچھے کچھ نہیں رہ جاتا۔ لیکن ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ اگرچہ میں نے بتایا ہے کوئی بات چھوٹی نہیں ہوتی۔ دوسرے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک فعل دوسرے کا محرک ہوتا ہے۔ جس طرح ایک بدی دوسری بدی کا موجب بنتی ہے۔ اسی طرح ایک نیکی دوسری نیکی کی محرک ہوتی ہے اس لئے کسی نیکی یا بدی کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیئے کوئی بات چھوٹی نہیں ہوتی۔ بلکہ چھوٹی بڑی نسبت کے لحاظ سے ہو سکتی ہے۔ ایک ایسی بات جو انسان کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔ وہ خواہ کتنی مشکل اور بڑی ہو وہ اس کے لئے چھوٹی ہے۔ لیکن جو نہیں کر سکتا اور نہیں کرتا۔ وہ خواہ کتنی ہی معمولی ہو اس کے لئے بڑی ہے۔ مثلاً ایک ایسا شخص ہے جو نماز پڑھ سکتا ہے۔ روزے رکھتا ہے (لیکن) غیبت، گالی دینے سے نہیں بچتا۔ ہم کہیں گے کہ وہ کیوں اس سے نہیں بچتا۔ یہی کہا جائے گا کہ نہیں بچ سکتا اور جب اس سے نہیں بچ سکتا تو یہی کام اس کے لئے بڑا ہے۔ پس جب برائی میں کوئی گرفتار ہے۔ اور اسے چھوڑتا نہیں وہی اس کے لئے بڑی ہے۔ اور جس نیکی کو انسان اختیار نہیں کرتا وہی اس کے لئے بڑی ہے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے لکھا ہے کہ جو بات انسان طبعاً کر سکتا ہے اس پر ثواب نہیں ملتا ثواب ایسے ہی فعل پر ملتا ہے کہ نفس اس کے خلاف کہتا ہو اور خلاف کرنے کی قدرت بھی ہو لیکن انسان اس سے بچے مثلاً ایک ایسا شخص جس میں شہوت کا مادہ ہی نہیں وہ اگر کہے کہ میں زنا نہیں کرتا تو یہ اس کے لئے نیکی نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ چغل خوری چھوڑ دے تو یہ نیکی ہوگی۔ اسی طرح جو برائی کسی میں پائی جاتی ہو اس کا چھوڑنا نیکی ہے۔ کیونکہ اس کے لئے وہی کبیرہ گناہ ہے۔ یہ میں نے مجملاً بیان کر دیا ہے کہ عرفان الٰہی کس طرح پیدا ہو سکتا ہے آپ لوگ اگر ان باتوں پر عمل کریں گے تو اللہ نے چاہا تو بہت بڑا فائدہ اٹھائیں گے۔

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امداد طلبہ کیلئے عطایا

شعبہ امداد طلبہ مستحق، نادار اور یتیم طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے اس کے اخراجات، عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امدادِ طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ رفیق احمد بھٹی

محترم میجر ڈاکٹر شاہنواز صاحب

والد محترم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب ۱۹۰۰ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قدیم رفیق محترم چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے فرزند تھے۔ اور جماعت کے قدیم خدام میں سے تھے۔

۱۹۱۷ء میں آپ نے سیالکوٹ سے اعلیٰ نمبروں پر میٹرک ۱۹۱۹ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے اعلیٰ کامیابی کے ساتھ ایف ایس سی میڈیکل اور ۱۹۲۳ء میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے امتیازی حیثیت میں ایم بی بی ایس آنرز کے ساتھ پاس کیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختلف رنگوں میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق بخشی۔ آپ کے مضامین سلسلہ کے بیشتر رسائل و جرائد میں کثرت سے شائع ہوتے رہے خصوصاً سائنس، طب جدید اور دینی احکامات کی حکمتیں اور فلسفہ آپ کے پسندیدہ موضوعات تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سلسلہ میں منفرد انداز تحریر اور قابل تحسین ملکہ عطا فرمایا ہوا تھا جس کا اظہار حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) نے اپنے ایک خطبہ میں یوں فرمایا کہ ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب کو چونکہ سوچنے کی عادت ہے اور وہ مضامین بھی لکھتے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ بات کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں۔

آپ نے اہم جماعتی اجتماعات میں متعدد تقاریر کیں۔ جلسہ سالانہ پر عموماً آپ کی تقریریں شبینہ اجلاسوں میں بڑے دلچسپ اور معلوماتی عناوین پر مقرر کی جاتیں۔

ڈاکٹر بننے کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ مشرقی افریقہ تشریف لے گئے جو آجکل تین ممالک کینیا۔ یوگنڈا اور تنزانیہ پر مشتمل ہے ان ممالک میں آپ نے لمبا عرصہ گذارا اور مریضوں کے علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ سلسلہ کی خدمات میں بھی مصروف رہے۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران آپ نے برٹش گورنمنٹ کے تحت انڈین آرمی میڈیکل کور میں کیپٹن کا عہدہ حاصل کیا۔ جنگ ختم ہونے پر آپ کو جاپان بھجوایا گیا۔ وہاں آپ نے زخمی مریضوں کا بہت توجہ سے علاج معالجہ کیا جس پر جاپان کے بادشاہ نے آپ کی اعلیٰ اور مخلصانہ خدمات کے اعتراف کے طور پر بعض تحائف سے نوازا۔ جن میں ایک خوبصورت قیمتی تلوار بھی تھی۔

پاکستان بننے کے بعد نوری میں بھی سروس کی پھر پاکستان آرمی میڈیکل کور میں واپس آگئے۔ ۱۹۵۲ء میں میجر کا رینک ملا اور ۱۹۵۵ء میں سی ایم ایچ پشاور سے ریٹائر ہوئے۔ ۱۹۶۰ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) کے ارشاد پر آپ جماعت احمدیہ کے پہلے میڈیکل مشنری کے طور پر سیرالیون تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام کا آغاز کیا۔

محترم والد صاحب کے سیرالیون پہنچنے پر ایک عیسائی مشنری نے لکھا کہ "جس دن میں نے سیرالیون چھوڑا۔ اس دن (دین حق) کا میڈیکل مربی پہنچا .... جہاں تک مجھے علم ہے کسی عیسائی لیڈر نے اس کا نوٹس نہ لیا۔"

محترم والد صاحب نے زندگی کے آخری ۱۵ سال کا عرصہ انگلستان میں گذارا۔ برطانیہ میں آپ ملازمت کے ساتھ ساتھ خدمت دین بھی کرتے رہے اور جب بھی امام جماعت ثانی یا ثالث کو وقف کی پیشکش کی (اور اکثر کرتے رہتے تھے) تو ہمیشہ یہی جواب ملا کہ جس طرح آپ ملازمت کر رہے اور مضامین لکھ رہے ہیں۔ یہی خدمت دین ہے۔

آپ کو تقریباً ۱۶ سال کی عمر میں والد محترم کے ساتھ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ قیام پاکستان کے وقت انتہائی پرخطر اور نامساعد حالات میں فوراً پہنچ کر قادیان میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو طبی خدمات کی توفیق عطا فرمائی کچھ عرصہ ربوہ میں بھی پریکٹس کی۔ آپ غرباء اور ناداروں کا ہر ممکن خیال رکھتے۔ عام طور پر مفت علاج کرتے اور فیس بہت کم لیتے تھے۔ رشتہ داروں اور ہمسایوں کے علاج میں خاص محبت اور شفقت کا رنگ ہوتا اور فیس وغیرہ کی فکر نہ کرتے۔ کبھی رشتہ دار سے کبھی ناراض نہیں ہوتے۔ صلہ رحمی آپ کا خاص وصف تھا۔ سب عزیز و اقارب سے دلی مسرت اور شادمانی سے ملتے۔ خاطر تواضع کرتے دینی و علمی باتوں کے علاوہ اکثر پاکیزہ مزاحیہ گفتگو بھی کرتے۔ اکرام ضیف کی طرف خاص توجہ اور اہتمام کرتے۔

آپ کی طبیعت میں عاجزی انکساری اور سادگی تھی۔ جماعتی چندے باقاعدہ اور بڑھ چڑھ کر ادا کرتے آپ موصی تھے اور ایک وقت آیا کہ آپ کا چندہ وصیت ۱/۵ حصہ تک پہنچ گیا۔ جب بھی آپ کو محکمانہ ترقی ملتی اور لوگ مبارکباد دیتے تو فرماتے مجھے تو اس بات کی زیادہ خوشی ہے کہ میرا چندہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بڑھ گیا ہے۔

آپ ساری زندگی بڑی سختی سے سچ پر عمل پیرا رہے۔ غلط بیانی۔ غیبت اور بدظنی وغیرہ سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ دینی و دنیاوی امور میں ہمیشہ دعا، محنت استقلال اور خدا تعالیٰ پر توکل آپ کا معمول رہا۔ آپ ہر کام کو دائیں طرف سے کرنے کو پسند فرماتے۔ نماز میں امام کے پیچھے یا دائیں جانب کھڑے ہوتے۔ اسی طرح کسی کار میں بیٹھتے تو دائیں طرف بیٹھنے فرمایا کرتے تھے کہ اس میں برکت ہے۔

محترم والد صاحب کو ۱۹۱۷ء میں قادیان کی زیارت کا بھی موقع ملا۔

محترم والد صاحب کی سیرت کا یہ مختصر سا خاکہ پیش کیا جا رہا ہے۔ تاکہ موصوف کے اوصاف حسنہ کو مدنظر رکھتے ہوئے قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ہماری والدہ محترمہ اور جملہ بہن بھائیوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والد محترم ۱۷ نومبر ۱۹۷۷ء کو لندن سے والدہ محترمہ کی معیت میں جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے پاکستان پہنچے۔ لیکن دوسرے دن ۱۸ نومبر ۱۹۷۷ء کو کراچی میں داعی اجل کو لبیک کہا اور ایک شفیق و نادر وجود ۷۷ سال کی عمر میں ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ رہے نام اللہ کا آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے فلاح دارین سے نوازے۔

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

ورزش کیوں کی جائے

بعض لوگ محض کاہلی اور سستی کی بنا پر یا یہ وجہ بیان کر کے کہ انکی زندگی بہت مصروف ہے اور انہیں روزمرہ کے کاموں سے اتنی فرصت ہی نہیں ملتی کہ وہ ورزش کر سکیں اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ کوئی نہیں اگر ورزش نہ بھی کی تو کیا ہوا۔ آخر ورزش اتنی ضروری بھی تو نہیں کہ اس کے لئے تگ و دو کی جائے اور ایک قسم کا مجاہدہ کر کے اس کے لئے وقت نکالا جائے حالانکہ اگر ایسے لوگ اگر اس بات سے آگاہ ہوں کہ ورزش کرنے کے کیا فوائد ہیں اور نہ کرنے کے کیا نقصانات ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ سب کام چھوڑ کر ورزش میں باقاعدہ نہ ہو جاویں اس بارہ میں بعض ماہرین کی رائے حسب ذیل ہے۔

(۱) دماغی امراض کے نیشنل انسٹیٹیوٹ میری لینڈ امریکہ کے ڈاکٹر کے (KAY) کہتے ہیں کہ موزوں جسمانی ورزش ایک ایسا بہترین ذریعہ ہے جس سے موٹاپا، دل کے امراض، پھیپھڑوں کی خرابیاں اور دوران خون کے نظام کی بیماریوں سے بچا بھی جاسکتا ہے اور انہیں کنٹرول بھی کیا جاسکتا ہے۔

(۲) ڈاکٹر کینتھ کوپر آف ڈلس امریکہ اس پختہ یقین پر قائم ہیں کہ مندرجہ بالا فوائد کے علاوہ اکثر لوگ ورزش اس لئے کرتے ہیں کہ اس سے ان کو ذہنی اور دماغی فوائد حاصل ہوتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو پہلے سے "بہت بہتر" محسوس کرتے ہیں۔

(۳) ریسرچ سے یہ بات پختہ طور پر ثابت ہوئی ہے کہ ذہنی پریشانی اور ڈیپریشن سے بچاؤ اور اس کا علاج ورزش میں مضمر ہے۔ ذہنی صحت کے ماہرین کہتے ہیں کہ مناسب ورزش جذباتی ہیجان، غصہ، دباؤ اور تناؤ، دوسروں پر گرمی کھانا اور تیز گفتگو اور پرجوش طبیعت جیسی خرابیوں کو دور کرنے کا موجب ہے۔

(۴) ریسرچ سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ وہ لوگ جو باقاعدہ ورزش کرتے ہیں انہیں بہتر نیند آتی ہے اور پرسکون رہتے ہیں اور نسبتاً لمبا وقفہ سوتے ہیں۔

(۵) ریسرچ نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وہ لوگ جو ورزش کرتے ہیں وہ زیادہ تازہ دم، چست، ذہنی طور پر چاق و چوبند اور زیادہ قوت عملی کے مالک اور بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں۔

ورزش کونسی کرنی چاہیئے اور کتنی مدت کے لئے اور کتنے وقفہ سے اس بارہ میں ڈاکٹر کے (KAY) مشورہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

اردن / شام مشورہ

گذشتہ روز اردن کے شاہ حسین شام کے صدر حافظ الاسد سے ملاقات کے لئے دمشق پہنچے ان کا مقصد عرب اسرائیل امن گفتگو کے متعلق مشورہ کرنا تھا۔ ان کے وہاں پہنچنے کے جلد ہی بعد اس گفتگو کا پہلا دور شروع ہو گیا۔ یہ دونوں لیڈر تقریباً ایک سال بعد آپس میں ملے ہیں۔ اردن کے ایک سرکاری ذریعہ نے کہا کہ بہت سی باتیں ہو رہی ہیں اور اب اس بات کی ضرورت ہے کہ عرب رہنما نہایت اونچے معیار پر ایک دوسرے سے ملیں اور مستقبل کے متعلق فیصلے کریں۔ ان کا مطلب خاص طور پر اسرائیل کے نئے وزیراعظم کے تقرر سے تھا۔ اور اسی طرح امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر کے دورے سے۔ اردن اور شام نے رابین کی اس دعوت کو مسترد کر دیا ہے کہ وہ ان کے دارالخلافوں میں جائیں اور عرب لیڈر یروشلم میں ان سے ملیں۔ دونوں نے اس بات کی مذمت کی ہے کہ رابین نے عرب علاقوں سے واپسی ہونے کی بات نہیں کی۔ یہ علاقے اسرائیل نے ۱۹۶۷ء میں عربوں سے چھینے تھے۔ جب چھ روزہ جنگ میں عرب یہ علاقے اپنے ہاتھ سے کھو بیٹھے تھے۔ اقوام متحدہ کی قرارداد نمبر ۲۴۲ اور ۲۳۸ میں کہا گیا ہے کہ یہ علاقے واپس کئے جانے چاہئیں۔ رابین نے اس بات کا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ مشرق وسطی امن گفت وشنید کو زیادہ تیزی سے آگے بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ اور فلسطینیوں کو محدود سیلف رول دینے کے لئے تیار ہوں گے۔ یہ سیلف رول جو وہ دینا چاہتے ہیں ایک سال کے اندر دیا جائے گا اور مقبوضہ علاقوں سے اس کا تعلق ہوگا۔ شام کے سرکاری ذرائع نے کہا ہے کہ شاہ حسین اور صدر الاسد دونوں بیکر سے ملاقات سے پہلے آپس میں تعاون کریں گے۔ وہ اگلے ماہ اردن، لبنان، شام اور پی ایل او کے نمائندوں سے بھی ملاقات کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اردن نے باوجود خلیج بحران کے دوران اختلافات کے شام سے اچھے اور قریبی تعلقات رکھے ہیں۔ دونوں ممالک امن کانفرنس کی تائید کرتے ہیں۔

عراق

امریکہ نے کہا ہے کہ وہ عراق کے خلاف فوجی کارروائی کر سکتا ہے۔ جس کے جواب میں عراق نے کہا کہ وہ جنگ کے لئے تیار ہے۔ صدر صدام نے کہا ہے کہ دوبارہ فوجی آپریشن کی دھمکیاں ہمارا فیصلہ نہیں بدل سکتیں۔ عمارت کے معائنہ کی اجازت عراقی خود مختاری کے خلاف ہے۔ ایسا کرنے سے سویلین عمارتوں کی تلاشی کی ایک خطرناک مثال قائم ہو جائے گی۔ بغداد سے جو خبریں ملی ہیں ان کے مطابق عراق نے اعلان کیا۔ کہ وہ اپنی خود مختاری اور عظمت کے خلاف ہر قسم کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ عراقی وزارت دفاع کے اخبار القادسیہ کے مطابق عراقی فوج عراق کی خدمت اور ملکی سالمیت کے خلاف ہر محاذ آرائی سے نمٹنے کے لئے تیار ہے۔ اور وہ اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کو وزارت زراعت کے معائنہ کی اجازت نہیں دے گی۔ اخبار نے کہا کہ عراق کے خلاف دوبارہ فوجی آپریشن کی دھمکیاں عراقی حکومت کے فیصلے کو نہیں بدل سکتیں کیونکہ عمارت کے معائنہ کی اجازت عراق کی خود مختاری کے خلاف ہے اور اگر اس عمارت کے معائنہ کی اجازت دے دی گئی تو اس سے سویلین عمارتوں کی تلاشی کی ایک خطرناک مثال قائم ہو جائے گی۔ عراق نے اس الزام کی تردید کی ہے کہ اس عمارت میں کسی قسم کے ہتھیاروں کے متعلق دستاویزات موجود ہیں۔

بش کی مہم

اب تک تو امریکہ میں صدارتی انتخاب کی مہم میں ملک کی اندرونی پالیسی ہی زیادہ تر زیر بحث آتی رہی ہے۔ لیکن اب کچھ پانسہ پلٹتا لگتا ہے۔ کیونکہ خلیج کی جنگ کے سلسلے میں خارجہ پالیسی زیر بحث آنے لگی ہے۔ اگرچہ ایک سال پہلے یہی خیال کیا جاتا تھا کہ زیادہ تر خارجہ پالیسی زیر بحث آئے گی۔ لیکن اندرونی معاملات نے حالات کچھ اس طرح بدل دیئے کہ صدارتی انتخاب میں ملک کی اندرونی پالیسیاں ہی لائی جاتی رہیں اب جبکہ خارجہ پالیسی بھی مہم کا حصہ بنتی جا رہی ہے کہتے ہیں کہ ووٹرز اس سے خاصے پریشان ہو گئے ہیں کیونکہ اس بات کا بھی امکان ہے کہ ان باتوں سے امریکہ کے وقار کو دھچکا لگے۔ جہاں تک اقتصادی پالیسی کا تعلق ہے وہ بھی ایک لمبے عرصے سے امریکیوں کی تشویش کا باعث ہے۔ وہاں پر بے افراد جنہیں کہیں نوکری نہیں مل رہی، کی تعداد بڑھ رہی ہے اور جس طرح پہلے صدر جارج بش لوگوں کو نوکری دلانے کی اہلیت رکھتے تھے اب وہ بہت کم ہو گئی ہے۔ صدر بش نے ٹیکس میں اضافے پر بھی ہاں کر کے بہت سے لوگوں کو اپنے خلاف کر لیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا جانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ گذشتہ دنوں لاس اینجلس میں جو نسلی فسادات ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی ملک کے اندرونی حالات پر بہت برا اثر ڈالا ہے۔ اگرچہ عالمی پس منظر میں تو کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ نسلی امتیاز کو بالکل ختم کر دیا جائے لیکن ان فسادات نے نسلی امتیازات کو ہوا دی۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ صدر بش کی سب سے بڑی سر دردی صدام حسین ہے۔ سوال تو یہ تھا کہ خلیج کی جنگ ہی صدام کو ختم کر دے گی۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو اس کے بعد اس کے اپنے لوگ اس سے بددل ہو کر اسے اس عہدے سے برطرف کر دیں گے لیکن ساری دنیا نے دیکھا ہے کہ عراق ختم بھی نہیں ہوا اور عراق صدام حسین کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ عقیدت رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال بہت سی باتیں ایسی ہیں جو صدارتی انتخاب میں صدر بش کے خلاف جا رہی ہیں۔ اگرچہ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ صدارت کا انتخاب ہار جائیں گے لیکن ان کا جیت جانا بھی خاصا مشکوک ہوتا جا رہا ہے۔

ایران / ایک فلم پر مظاہرے

ایران کے اخبار "کیہان" نے بتایا ہے کہ کئی شہروں میں مظاہرے ہوئے مظاہروں کی بنیاد یہ ہے کہ وہاں ایک ایسی فلم دکھائی گئی ہے جس میں ایک عورت رقص پیش کر رہی ہے اور موقعہ ایک شادی کا ہے۔ مظاہرہ کرنے والوں نے کہا ہے کہ وہ اس فلم کے دکھانے والوں کے خلاف کارروائی کریں گے۔ اس فلم میں فلم انڈسٹری کی انقلاب سے پہلے اور بعد کی کیفیت دکھائی گئی ہے۔ یہ اخبار مجاہدین سے زیادہ قریب ہے اور اس نے کہا ہے کہ اشت اور ہمدان جو بالترتیب شمالی اور مغربی ایران میں واقع ہیں، میں یہ مظاہرے زیادہ شدت اختیار کر گئے تھے۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اس فلم کا دکھایا جانا مغربی ثقافت کو آگے بڑھانے والی بات ہے اور وہ ایران کی معاشرتی زندگی کو ختم کرنے کی ایک سازش ہے۔

یہودی بستیاں

جس وقت شام کی حکومت جارج بش کے نمائندہ سے مشرق وسطی میں امن کے سلسلے میں گفت وشنید کر رہی تھی اس وقت سرکاری ذرائع ابلاغ اسرائیلی وزیراعظم یزک رابین کو ہدف تنقید بنا رہے تھے۔ ان ذرائع کا یہ کہنا تھا کہ رابین نے مقبوضہ علاقوں میں بستیاں بسانے کے عمل کو محدود کرنے کے سلسلے میں جو کچھ کیا ہے یہ کافی نہیں ہے اس لئے صدر بش کو چاہیئے کہ وہ قرضہ کی رقم جو اسرائیل مانگ رہا ہے (دس بلین) وہ اسے نہ دے۔ جب تک اسرائیل اس فیصلے کا اعلان نہ کرے کہ یہ بستیاں قطعی طور پر بنانی بند کر دی گئی ہیں۔ شام کے حکام نے کہا ہے کہ یہ محض ایک جھانسا ہے اور رابین چاہتے ہیں کہ اتنی سی بات کہہ کر عالمی برادری کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کروالیں اور انہیں اس بات کا یقین دلا دیں کہ رابین سنجیدگی کے ساتھ امن کا خواہاں ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر قرضے کی رقم ادا کر دی گئی۔ تو اسرائیل بہرحال بستیاں بسانے پر ہی یہ رقم خرچ کرے گا۔ اور اگر پوری کی پوری رقم بستیوں کے لئے نہ بھی خرچ کرے تو اس کا ایک بہت بڑا حصہ اسی کام میں لائے گا۔ قرضے کی جو رقم دی جانی مقصود ہے دس ارب امریکی ڈالر ہے اور فلسطینیوں کا خیال ہے کہ اس رقم کی ادائیگی مشرق وسطی میں قیام امن کو ایک دھچکا لگائے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ امن کا مطلب یہ ہے کہ قبضہ ختم کیا جائے۔ اور ۱۹۶۷ء میں جو علاقے اسرائیل نے لئے تھے وہ واپس کئے جائیں اور فلسطینیوں کو وہاں پوری طرح آباد ہونے کے مواقع مہیا کئے جائیں۔ فلسطینیوں نے کہا ہے کہ جس امن کی رابین توقع رکھتے ہیں وہ مزید الجھنیں پیدا کرے گا۔ اس سلسلے میں شام کے متعلق تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اگرچہ وہ قیام امن کا ایک کلیدی رکن ہے اس نے رابین کے وعدوں کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھا ہے۔ حالانکہ مصر کی حکومت نے ان وعدوں پر یقین کرتے ہوئے دلی مسرت کا اظہار کیا ہے۔ شام کے حکام نے کہا ہے کہ واشنگٹن نے قرضہ دینے کا جو وعدہ کیا ہوا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اشرف کاہلوں

سفر کی اقسام

سفر کی افادیت اس مقولہ سے ظاہر ہے کہ سفر وسیلۂ ظفر ہے۔ جہد مسلسل ہماری زندگی کا دوسرا نام ہے۔ یہ بات تو ہر پہلو سے واضح اور عیاں ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی سرگرمیاں جن کا تعلق ہماری زندگی کے قیام اور ارتقاء سے ہے۔ وہی محرک ہیں سفر کا۔ غرض سفر اور زندگی لازم و ملزوم ہیں۔ ہماری گوناگوں معاشی سماجی، تعلیمی اور مذہبی سرگرمیاں ہمیں ہمہ وقت پا بہ رکاب رکھتی ہیں۔ سفر کسی قسم کا ہو اس کے کچھ لوازمات ہیں۔ جو آغاز سفر، دوران سفر اور قیام سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کی پابندی سفر کو آرام دہ بنا دیتی ہے۔ آغازِ سفر سے قبل کی جو باتیں لازمۂ سفر ہیں۔ ان میں شرط اوّل منزل کا تعین ہے۔ یعنی ہمارے سفر کا مقصد کیا ہے؟ منزل تک پہنچنے کیلئے راستے کا علم ہو۔ اس کے نشیب و فراز سے واقفیت ہو۔ ان ذرائع سے آگہی ہو جو محفوظ ترین ہیں۔ زادِ راہ ساتھ ہو۔ یہ وہ چند ظاہری اسباب ہیں جن کی رعایت رکھنا آغازِ سفر سے پہلے لازمی ہے۔ لیکن ایک اور بھی تدبیر ہے جو ان کے ساتھ ہی منسلک ہے۔ وہ ہے دعا۔ گھر والے دعا مانگتے ہیں کہ جانے والا بہ عافیت اور باسلامتی منزل مقصود تک پہنچ جائے۔ خود راہی منزل دعا گو رہتا ہے کہ اس کا یہ سفر سلامتی اور حفظ و امان الٰہی سے طے ہو جائے۔ ایک دہریہ کی یہ دلی خواہش جو بظاہر تدبیر کا رنگ رکھتی ہے کہ میرا سفر سلامتی سے ہو۔ دوسرے لفظوں میں ایک دعا ہی ہے اس لئے کہ تدبیر کو بھی اہلِ علم دعا سے ہی تعبیر کرتے ہیں۔

دورانِ سفر ہر مسافر اپنی جان، اپنے مال کی حفاظت میں کوشاں رہتا ہے اُن تمام پیش آمدہ خطرات کو نظر میں رکھتا ہے جو ممکن ہو سکتے ہیں۔ ورنہ اس کی غفلت کی صورت میں وہ کسی قسم کی مشکلات میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اسی طرح قیام کے سلسلے میں ان تمام امور کا خیال رکھا جاتا ہے۔ جو اس کا جزو ہیں۔

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ سفر ایک ذریعہ علم ہے۔ قوت مشاہدہ کو تقویت ملتی ہے۔ نئے تجربات سے انسان آشنا ہوتا ہے۔ سابقہ تجربات کی روشنی میں اپنے سفر کی حدود کا تعین کرتا ہے۔ علاقوں کے طبعی خدوخال سے واقف ہو جاتا ہے۔ ان کی زبان، کلچر سے آشنائی رکھتا ہے۔ غرضیکہ سفر ہماری معلومات کا ایک بیش قیمت اور گرانقدر ذریعہ ہے۔ اقوام کے عروج و زوال کی یہ رنگ نشانات رقم داستانیں سفر سے ہی معلوم ہوتی ہیں۔ اسی واسطے سفرنامے اس علاقہ کی تہذیب و تمدن اور ثقافت کو ہماری آنکھوں کے سامنے یوں لے آتے ہیں جیسا کہ ہم خود اپنی آنکھوں سے ان تمام باتوں کو مشاہدہ کر رہے ہیں یا اس علاقہ کی سیر کر رہے ہیں۔ سفر ہماری معلومات میں اضافہ کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

سفر کو دو قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں

(۱) مادی سفر (۲) روحانی سفر

(۱) مادی سفر کی آگے دو قسمیں ہیں:۔

(i) ذاتی یا انفرادی سفر (ii) اجتماعی سفر

(i) ذاتی سفر کے محرکات میں شامل ہمارے باہمی سماجی تعلقات، حصول علم، تجارت، ملازمت، سیاحت اور سیاست جیسے امور ہیں۔ ذاتی سفر کا مرکز و محور محض ذاتی مقاصد ہیں۔

(ii) اجتماعی یا قومی سفر وہ ہے جو قومی، ملی اور ملکی مفاد کی خاطر افراد یا قومیں اختیار کرتی ہیں۔ تعمیر نو کے اجتماعی رفاہِ عامہ کے کاموں میں حصہ لینا۔ قومی اور ملکی سلامتی کی خاطر آمادۂ سفر ہونا، اور مفاداتِ قومی کے تحفظ کے لئے راہ کی صعوبتیں برداشت کرنا۔ وہ سفر اجتماعی ہے جس کے بغیر جدید دنیا میں عصری تقاضوں کو پورا نہیں کیا جا سکتا فرد اور معاشرہ اپنے اپنے دائرہ کار میں مصروفِ عمل رہیں تو ترقی کی منازل طے ہو سکتی ہیں۔ ورنہ ناکامی و نامرادی ورثہ قوم بن جایا کرتی ہے۔

اس مادی سفر کے پہلو بہ پہلو ایک روحانی سفر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کے مطابق شروع کیا جانے والا مادی سفر روحانی سفر کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ کیونکہ پھر اس میں نفسانیت نہیں رہتی۔ یہ روحانی سفر بھی دو قسموں پر مشتمل و محیط ہے۔

(i) انفرادی روحانی سفر۔ ظاہری ذاتی مادی سفر کے پہلو بہ پہلو یہ بھی اپنے اندر لوازمات یا شرائط رکھتا ہے اس کے مقاصد بھی ہیں۔ شرائط اور اسباب بھی ہیں، لیکن مختلف رنگ میں اس سفر میں ذاتی عبادت ہے جس میں مجاہدہ ہے۔ نفس امارہ سے نجات کی جنگ ہے۔ گویا کہ نفسِ امارہ سے نفس مطمئنہ تک علم الیقین سے حق الیقین تک اور علم سے معرفتِ تامہ تک کا سفر ہے۔ قرب الٰہی پانے کا سفر ہے۔ اس روحانی سفر کے فوائد ذات انسانیہ تک محدود ہیں لیکن یہ روحانی سفر نا تمام ہے جب تک کہ اجتماعی روحانی سفر میں انسان قدم نہ رکھے۔ اجتماعی روحانی سفر کا رہنا ایک رنگ، آہنگ اور ڈھنگ ہے بشریت کی تصویر کا اعلیٰ حسن دونوں سفروں پر قدم مارنے سے ہے۔

(ii) اجتماعی روحانی سفر: یہ سفر اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جب انسان اجتماعی عبادات میں شریک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی عبادات کا نظام قائم کرنے کی غرض ہی مقرر کی ہوئی ہے کہ اجتماع میں شامل تمام افراد روحانیت کی تاثیرات باہمی سے حصہ پا سکیں۔ ان روحانی برکتوں کے وارث بنیں جو اہل اللہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ روحانی برکات کی تاثیر برقی رَو کی مانند ہے۔ یہ وجودوں میں سرایت کرتی ہے۔ اجتماعی عبادات میں شرکت کرنے سے انسان خیر و برکت حاصل کرتا ہے۔ ہم سفروں کا تعارف ہوتا ہے ذکر اللہ کی عظمت دلوں پر قائم ہوتی ہے

اجتماعی روحانی سفر کی وجہ سے انسان خدمت خلق کے کاموں میں حصہ دار بنتا ہے۔ انسانوں کے دکھ درد کا علم ہوتا ہے انانیت کا بت پاش پاش ہو جاتا ہے۔ قومی وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ شوکت صداقت عیاں ہوتی ہے۔ برکات الٰہیہ کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ قومی و ملی ہمدردی کا جذبہ اجاگر ہوتا ہے۔ عبادت میں جو دعا وہ دوسروں کے لئے کرتا ہے اس کی قبولیت کو انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔

اجتماعی روحانی سفر ان قومی مقاصد سے جو روحانیت سے علاقہ رکھتے ہیں، متعارف کراتا ہے۔ ایک الٰہی جماعت کا مقصد وحید یہی ہوتا ہے کہ انسانوں کو شیطان کی غلامی سے رہائی دلا کر خالقِ حقیقی کے آستانہ پر لے آئے۔ یہ ایک قومی فریضہ ہے اس کا حصول افراد کا اشتراک چاہتا ہے۔ یہ وہ سفر ہے جسے دعوت الی اللہ کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ اس میں دنیا کی ملونی نہیں۔ نفسانی اغراض سے پاک یہ سفر ہے۔ اس سفر کو اختیار کرنے کی غرض سے انسان کو اسی لباس کی ضرورت ہے جو اس کے عین مطابق ہے۔ راستہ کے نشیب و فراز سے واقفیت لازمی امر ہے گو یہ ایک بظاہر پُرخار وادی ہے۔ نازک پاؤں یہاں جگہ نہیں پا سکتے لیکن وہ پاؤں جو اس راہ سے آشنا ہیں وہ آگے ہی آگے بڑھنے میں جویاں رہتے ہیں۔ اس وادی کے باسی جانتے ہیں کہ اس جنت بے نظیر کی رونقیں کیسی ہیں! وہ تو ایک لمحہ بھی اس کی جدائی گوارا نہیں کرتے۔ وہ جدائی کو موت خیال کرتے ہیں۔ نزول اور حصولِ برکات الٰہیہ کا ذریعہ یہ سفر ہے۔ دنیا کے لئے سفر کرتے ہیں۔ خدا کے لئے بھی سفر اختیار کریں۔ دنیا کی لذات تو فانی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے قرب کی لذت غیر فانی ہے۔ فانی غیر فانی کے ساتھ میل رکھو تجھے بھی غیر فانیت سے حصہ ملے۔ فانی چیزیں بقاء نہیں دے سکتیں۔ اموال اور نفوس میں برکت چاہتا ہے تو کمربستہ ہو اور اجتماعی قومی روحانی سفر کے کارواں میں بدل و جان شامل ہو۔ تیری روح کو چین ملے۔ کیا روحانی تشنہ لبوں کی تشنگی دور کرنا اجر عظیم کا موجب نہیں؟ پس سفر وہ اختیار کر جس میں تیری روح کی نجات ہے۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

دیتے ہیں کہ:۔

" ہر ایک اپنی جذباتی ضروریات کو مدّنظر رکھتے ہوئے یہ دیکھ لے کہ وہ کسقدر وقت (کوشش کر کے) ورزش کے لئے نکال سکتا ہے اور اس کے حالات کیسے ہیں اور پھر مناسب ورزش اور تیز قدم سیر یا کسی موزوں کھیل کا انتخاب کر لے۔"

ایک بات اور ضروری ہے کہ ورزش یا کھیل کا انتخاب کرتے وقت وہ لوگ جن کی عمر ۴۰ سال سے زائد ہے یا جن کا وزن نارمل سے زیادہ ہے یا جو لمبا عرصہ ہوا کوئی ورزش نہیں کرتے رہے یا جنہیں ہائی بلڈ پریشر قسم کی تکلیف ہے وہ کسی ماہر ڈاکٹر سے ہدایات حاصل کر کے ان کے مشورہ کے مطابق ورزش شروع کریں اور مطابق ہدایات مقررہ حدود کے اندر رہیں۔ سیر کے لئے صرف اس قدر احتیاط ضروری ہے کہ یکدم تیز رفتاری مناسب نہیں شروع میں عام چال کے ساتھ کوئی آدھ گھنٹہ سیر کی جائے پھر آہستہ آہستہ رفتار بڑھائی جائے اور پھر وقت بھی بڑھایا جائے۔ اگر کسی موقعہ پر غیر معمولی تھکان، سانس پھولنے یا چھاتی میں گھٹن محسوس ہو تو ڈاکٹری مشورہ حاصل کرنا چاہیئے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ فرماتے ہیں

"پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک جدید میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے (دین حق) کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل ۱۹۹۲ء

مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ مرکزی سہ ماہی امتحان اوّل ۹۲ء میں ۴۳، اضلاع کی کل ۲۳۹، مجالس کے ۲۳۴۳، انصار شریک ہوئے۔
اس امتحان میں جن انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ مکرم پیر محمد صاحب (نور نگر ضلع میر پور خاص) اوّل
۲۔ مکرم محمد رمضان صاحب (مصری شاہ۔ لاہور) دوم
۳۔ مکرم محمد شفیع سلیم صاحب (کھاریاں۔ ضلع گجرات) سوم

نیز جن انصار نے اس امتحان میں قابلِ تقلید ذوق و شوق اور محنت و نفاست اور محنت سے پرچے حل کر کے بروقت مرکز کو ارسال کئے اور خصوصی گریڈ کے مستحق قرار پائے۔ اُن کے اسماءِ گرامی بغرض دعاو تحریک درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مکرم چوہدری خوشی محمد صاحب کپور تھلوی (اوکاڑہ) ۲۔ مکرم سید عزیز حسین شاہ صاحب (نصیرہ) ۳۔ مکرم مبارک علی حسنات صاحب (اسلام آباد شرقی) ۴۔ مکرم محمد اسمٰعیل منیر صاحب (دارالصدر جنوبی ربوہ) ۵۔ مکرم ڈاکٹر مورانی نثار احمد صاحب راٹھور (نوکوٹ) ۶۔ مکرم منور احمد ونیس صاحب (اورنگی کراچی) ۷۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب (ریٹائرڈ میجر) سیالکوٹ۔ ۸۔ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب (فیصل آباد) ۹۔ مکرم محی الدین صدیقی صاحب (اورنگی ٹاؤن کراچی) ۱۰۔ مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب (دارالرحمت وسطی ربوہ) ۱۱۔ مکرم اخوند فیاض احمد صاحب (لاہور کینٹ) ۱۲۔ مکرم محمد منظور احمد خان صاحب ایاز (گڑھی شاہو۔ لاہور) ۱۳۔ مکرم عزیز احمد طاہر صاحب (ٹوبہ ٹیک سنگھ) ۱۴۔ مکرم رانا محمد خان صاحب (بہاولنگر) ۱۵۔ مکرم مقبول احمد صاحب (بہاولنگر) ۱۶۔ مکرم غلام نبی صاحب (تحصیل نارووال) ۱۷۔ مکرم راجہ ظہور احمد صاحب (نصیرہ ضلع گجرات) ۱۸۔ مکرم سلطان احمد پیر کوٹی صاحب (دارالرحمت غربی ربوہ) ۱۹۔ مکرم حبیب اللہ خان صاحب (دارالرحمت شرقی ربوہ) ۲۰۔ مکرم محمد سلطان اکبر صاحب (دارالصدر غربی۔ ربوہ) ۲۱۔ مکرم ماسٹر مسعود احمد صاحب (دارالرحمت غربی ربوہ) ۲۲۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (دارالبرکات ربوہ) ۲۳۔ مکرم چوہدری غلام علی صاحب (دارالعلوم غربی ربوہ) ۲۴۔ مکرم ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب (دارالعلوم غربی ربوہ) ۲۵۔ مکرم سید سجاد احمد صاحب (دارالرحمت شرقی ربوہ) ۲۶۔ مکرم عبدالسمیع حسنی صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ) ۲۷۔ مکرم محمد ارشد قریشی صاحب (دارالرحمت وسطی ربوہ) ۲۸۔ مکرم محبوب احمد صاحب (جھنگ صدر) ۲۹۔ مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب (خانیوال) ۳۰۔ مکرم نذیر احمد سعید صاحب (ڈیرہ غازی خان) ۳۱۔ مکرم عبدالرحمٰن سیفی صاحب (فیصل آباد) ۳۲۔ مکرم عبدالمنان فیاض صاحب (اسلام آباد شرقی) ۳۳۔ مکرم میاں اقبال احمد صاحب (راجن پور) ۳۴۔ مکرم حکیم مرزا حبیب بیگ مدنی صاحب (ناظم آباد کراچی) ۳۵۔ مکرم مسعود احمد ظفر صاحب (عزیز آباد کراچی) ۳۶۔ مکرم شفقت حیات تہمیم صاحب (ماڈل کالونی۔ کراچی) ۳۷۔ مکرم غلام محی الدین صاحب صادق (النور۔ کراچی) ۳۸۔ مکرم طاہر احمد ہاشمی صاحب (النور۔ کراچی) ۳۹۔ مکرم عبدالرحیم بھٹہ صاحب (بورے والا ضلع وہاڑی) ۴۰۔ مکرم شیخ عبدالماجد صاحب (سکھر) ۴۱۔ مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب (نارتھ کراچی) ۴۲۔ مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب (بیت التوحید۔ لاہور) ۴۳۔ مکرم عبدالسمیع صاحب طاہر (عزیز آباد کراچی) ۴۴۔ مکرم سید محمد میاں سلیم صاحب شاہجہانپوری (دستگیر۔ کراچی) ۴۵۔ مکرم پرویز رفیق احمد ساہی صاحب (بیت النور لاہور) ۴۶۔ مکرم مرزا شرف الدین اشرف صاحب (فیصل آباد) ۴۷۔ مکرم ملک عبدالعزیز صاحب (دوالمیال) ۴۸۔ مکرم ڈاکٹر ملک مبارک احمد صاحب (گرین ٹاؤن۔ لاہور) ۴۹۔ مکرم محمد علیم الدین صاحب (اسلام آباد) ۵۰۔ مکرم ملک محمد اقبال صاحب (پنجند) ۵۱۔ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مغل (نفیس نگر) ۵۲۔ مکرم سمیع اللہ صاحب (لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ) (مارٹن روڈ کراچی) ۵۳۔ مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار (راولپنڈی) ۵۴۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب (راولپنڈی شہر) ۵۵۔ مکرم جان محمد صاحب (چک نمبر ۸۴ سرشمیر روڈ) ۵۶۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب (دارالصدر جنوبی۔ ربوہ) ۵۷۔ مکرم صوفی رمضان علی صاحب (ناصر آباد ربوہ) ۵۸۔ مکرم رشید احمد صاحب (گلشنِ راوی لاہور) ۵۹۔ مکرم مبشر احمد گوندل صاحب (کوٹلی) ۶۰۔ مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب (سول لائن۔ کوئٹہ) ۶۱۔ مکرم میاں عبدالمنعم صاحب (مغلپورہ لاہور) ۶۲۔ مکرم محمد صادق صاحب (مغلپورہ لاہور)۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

سانحہ ارتحال: مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالسلام سہیل لمبی بیماری کے بعد ۱۶ جولائی ۹۲ء کراچی میں وفات پا گئے۔ ہم اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔
احباب ان کی بلندئ درجات کیلئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی

○ ایم سی مڈل گرلز ہائی سکول شیخوپورہ کی طالبہ عزیزہ صبوحی قمر بنت پروفیسر محمد کریم قمر صاحب نے لاہور بورڈ کے مڈل سٹینڈرڈ کے سالانہ امتحان میں ۷۱۰ نمبر لے کر ضلع بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے

○ عزیز مکرم ہشام احمد صاحب ولد چوہدری نصیر احمد صاحب نے میٹرک کے امتحان میں گورنمنٹ صابریہ سراجیہ ہائر سیکنڈری سکول فیصل آباد میں ۷۳۷/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

○ عزیزہ عطیۃ المجیب بنت مکرم محمود مجیب اصغر صاحب نے فیصل آباد بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں ۷۳۱/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔
احباب سے مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کا اعزاز

○ امسال پنجاب بوائز سکاؤٹ ایسوسی ایشن کے تحت تربیتی مرکز گھوڑا گلی مری میں ایک تقریری مقابلہ ہوا جس میں گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کے طالبعلم عمر وسیم ملک ولد ملک محمد وسیم نہم اے نے "سیرت النبی" کے موضوع پر تقریر کی اور دوسری پوزیشن حاصل کی۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم رانا مظہر احمد جاوید صاحب وغیرہ ترکہ مکرم رانا نصر اللہ خان صاحب)

○ مکرم رانا مظہر احمد جاوید صاحب چک نمبر ۱۰۲/۴ ڈاکخانہ چک نمبر ۱۰۳/۴ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد رانا نصر اللہ خان صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا مکان رقبہ ایک کنال قطعہ نمبر ۴/۹ محلہ باب الابواب ربوہ میں واقع ہے۔ یہ مکان محترم والد صاحب موصوف کے سب ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱:۔ مکرم رانا منور احمد صاحب بیٹا
۲:۔ " مبشر احمد صاحب -"-
۳:۔ " مظہر احمد صاحب -"-
۴:۔ " مظفر احمد صاحب -"-
۵:۔ " محب اللہ خان صاحب -"-
۶:۔ مکرمہ شوکت منیر صاحبہ بیٹی
۷:۔ " سلمیٰ قدسیہ صاحبہ -"-

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ دن کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء)

پاسپورٹ کی گمشدگی

○ ایک پاسپورٹ گم ہو گیا ہے۔ جس کے کوائف درج ذیل ہیں۔
نام:۔ محمد اویس طارق بھٹی ابن عبدالحمید
پاسپورٹ نمبر C ۵۵۱۴۳۰
پاسپورٹ پر ایڈریس:۔ بہوڑو چک نمبر ۱۸/RB تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔
جس کسی کو ملے دفتر الفضل کو اطلاع دیں۔

بقیہ: صا سے آگے

بقیہ: صا سے آگے

فکر کرنی چاہیئے۔ ورنہ وہ دعا اثر نہیں دکھلائے گی جس کے ساتھ اس دعا کی تائید میں نیک اعمال شامل نہ ہوں۔ یہ وہ عملِ صالح ہے جو دعا کو رفعت عطا کرتا ہے پس ہر دعا کے ساتھ عمل صالح کا ایک مضمون چسپاں ہے۔ اس کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس کو لازم ہے اور اسی عملِ صالح کو اختیار کرنا چاہیئے جس کے لئے دعا کی جا رہی ہے۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۹۰ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرکزی پروگراموں میں حصہ لینے والے تمام انصار بھائیوں کے علم و فضل میں اضافہ و ترقی عطاء کرے۔ صحت و سلامتی کے ساتھ ان کے ذہنوں کو جلاء بخشے اور نمایاں پوزیشن / خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار کے لئے یہ اعزاز بابرکت کرے۔

(شیخ منور احمد شمیم خالد: قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۹۔ اگست: کل دوپہر سے بادل گھر آنے اور رات کو بارش ہونے کے باعث آج صبح سے موسم ٹھنڈا ہے ہوا چل رہی ہے درجہ حرارت گر گیا ہے

○ محکمہ بجلی ربوہ کی پیشگی اطلاع کے مطابق آج صبح سے بجلی بند ہے۔ ۱۱ اگست کو بھی بند رہے گی۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ ہم ملک سے دہشت گردی ختم کر کے دم لیں گے۔ سندھ آپریشن جرائم پیشہ افراد کے مکمل خاتمے تک جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن والے شوق سے استعفے دیں۔ قوم تعمیر و ترقی کی راہ میں روڑے اٹکانے والوں کو نیست و نابود کر دے گی۔ وزیراعظم نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے سندھ کے بارش زدہ علاقے کا دورہ کیا اور بارش سے متاثرہ افراد کی امداد کے لئے مزید رقم کا اعلان کیا۔

○ پشاور ہائی کورٹ کے جسٹس محبوب علی خان کار کے حادثے میں زخمی ہو گئے جب کہ ان کی اہلیہ اور بیٹے سمیت چھ افراد ہلاک ہو گئے۔ مسٹر جسٹس محبوب علی خان پشاور کے حالیہ فسادات کی انکوائری کر رہے ہیں۔

○ پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن نے ایک اعلان کے مطابق آٹے کی قیمت میں ۲۰ روپے فی بوری اضافے کا مشروط اعلان اس بناء پر کیا ہے حکومت نے ملوں کو وعدے کے مطابق گندم فراہم نہیں کی۔

○ ریلوے کی مزدور یونین نے بتایا ہے کہ ریلوے کے ۲۰ ہزار ملازمین کو ریٹائر کرنے کے بارے میں چھٹی آ چکی ہے۔ یونین نے کہا کہ اگر ملازمین کو ریٹائر کیا گیا تو پہیہ جام ہڑتال کر دیں گے۔

○ جمعیت العلمائے اسلام کے سینیٹر حافظ حسین احمد نے کہا ہے اگر پی ڈی اے کے اراکین اپنے استعفے نوابزادہ نصر اللہ خان کو بھجوا دیں تو ہم ان کی تقلید کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ استعفوں سے صدر پر دباؤ بڑھے گا۔

○ بارسلونا اولمپکس میں پاکستان نے ہالینڈ کو ہرا کر کانسی کا تمغہ حاصل کر لیا ہے۔ جبکہ فائنل میں جیت کر جرمنی نے طلائی تمغہ اور آسٹریلیا نے چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ کراچی کے حالات ایسے ہی رہے تو ہم ضمنی الیکشن کس طرح لڑ سکتے ہیں۔ انہوں نے وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اگرچہ سیاسی جماعتیں خاموش ضرور ہیں لیکن وہ ایم کیو ایم پر مظالم کی بھی تائید نہیں کر رہیں۔ انہوں نے کہا کہ صرف ایک ماہ کے دوران کراچی سے ۱۹۱ مسخ شدہ لاشیں ملنے کے بارے میں حکومت کوئی وضاحت نہیں کر رہی۔

○ پشاور کے علاقہ غزالی گڑھ میں ایک مسجد میں سجدے میں گرے ہوئے نمازیوں پر فائرنگ سے ۲ افراد ہلاک اور دو شدید زخمی ہو گئے۔ نا معلوم ملزم فرار ہو گئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے سول نافرمانی تحریک شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس کے تحت بھارتی حکومت کو بجلی پانی ٹیلی فون اور دیگر تمام ٹیکسوں کی ادائیگی بند کر دی جائے گی۔

○ سربیا کی جارحیت کو روکنے کے لئے امریکہ نے نیٹو کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا ہے۔ بوسنیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی روکنے کے لئے یورپی ممالک اور اقوام متحدہ کے سفارت کار مصروف عمل ہیں۔

○ پاکستان کو فوجی سامان کی فروخت جاری رکھنے پر بش انتظامیہ اور کانگریس میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں پاکستانی ترانے سن کر بھارتی فوجی مشتعل ہو گئے اور اپنے ہی ساتھیوں پر فائرنگ کر دی جس سے ۱۳ افراد ہلاک ہو گئے بارہ مولا میں حریت پسندوں کے ساتھ جھڑپ میں ۱۰ بھارتی فوجی ہلاک اور ۵۰ سے زائد زخمی ہو گئے۔

○ تامل باغیوں نے سرکاری فوج کی ایک پوری کمان کا خاتمہ کر دیا۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک میجر جنرل بریگیڈیئر، کموڈور اور متعدد کرنل شامل ہیں۔

○ امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ اگر دنیا میرے کہے پر چلے تو سکون میں آ جائے گی انہوں نے کہا کہ آج کے حالات میں اگر امریکہ عالمی قیادت کے فرائض ادا نہ کرتا تو عالمی نظام تیسری جنگ عظیم میں تبدیل ہو جاتا۔ انہوں نے کہا کہ میرا نیو ورلڈ آرڈر دراصل دنیا کے تمام لوگوں کی فلاح کے لئے ہے۔ لیکن "چھوٹے" یہ سچ ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

○ الجزائر کی ایک مسجد میں ایک جھڑپ میں سیکیورٹی فورسز نے گولی مار کر ۵ نمازیوں کو ہلاک کر دیا۔ مسجد میں ہجوم اسلامک سالویشن فرنٹ کی حمایت میں نعرے لگا رہا تھا۔

○ بنگلہ دیش کی وزیراعظم مسز خالدہ ضیاء ۵۲ رکنی وفد کے ساتھ پاکستان کے دورے پر آئیں گی تو ڈھائی لاکھ بہاریوں کی آباد کاری کا مسئلہ سرفہرست ہو گا۔ بنگلہ دیش کی وزیراعظم اس مسئلہ کا ہر ممکن طور پر حل چاہتی ہیں۔

○ نفاذ شریعت ورکنگ کمیٹی نے جس کا اجلاس وفاقی وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی کی صدارت میں ہوا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کو کہا ہے کہ وہ "کلمہ کفر" بولنے پر اللہ سے معافی مانگیں۔ محترمہ نے قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء بنانے کی تجویز کو مسترد کر دیا تھا۔ کمیٹی نے کہا ہے کہ ایسی بات کرنے والا مسلمان کس طرح رہ سکتا ہے۔

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی
فون ۶۳۲۵۵۱۱
پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور تندرستی کیلئے
ربوہ کا مشہورِ عالم و مقبول ترین کاجل
بیسیوں جڑی بوٹیوں کے جوہر سے تیار کیا گیا ہے
خارش۔ پانی بہنا۔ بہمنی اور ناخونہ میں مفید ہے۔ نوزائیدہ بچوں کو بھی استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ سٹاکسٹوں اور جنرل سٹورز کے لئے بھی دستیاب ہے۔
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

ضرورت ہے
لبرٹی مارکیٹ میں ٹیبل لیمپوں کی دکان پر دو عدد سیلز مینوں کی ضرورت ہے۔ صرف لاہور کے رہائشی درخواست دیں۔
تنخواہ حسبِ قابلیت
درخواستیں صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ملک عبدالحفیظ۔ لبرٹی لیمپس گلبرگ پلازا دکان نمبر ۴۸ فرسٹ فلور۔ لبرٹی مارکیٹ۔ لاہور
فون: ۸۷۸۰۹۴ گھر: ۴۸۸۱۹۰

زنانہ ملبوسات کی تیاری کا بہترین مرکز
لون کے مختلف ڈیزائن اور پرنٹ میں سلے سلائے زنانہ سوٹ۔ سلے سلائے برقعے۔ سلے سلائے مردانہ شلوار قمیص جدید ترین جاپانی مشینوں پر ہر قسم کی سلائی کا بہترین انتظام
حیا بوتیک ریلوے روڈ بالمقابل یوٹیلٹی سٹور ربوہ